قیمت سالانہ پیشگی

ہندوستان میں ...
(۲) ہندوستان سے باہر ...
(۳) کل خریداروں سے ...
(۴) اگر ایک پتہ پر تین اخبار منگوائیں جاویں تو فی خریدار ...

۱۱۳

رجسٹرڈ ایل ۳۸۸

ضوابط

(۱) ہر جمعہ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے
(۲) تمام درخواستیں بنام محمد افضل پروپرائیٹر آنی چاہئیں
(۳) اشتہارات کی اجرت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
(۴) ہر دریافت طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ضرور آنا چاہیے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

اطلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

البدر

نمبر ۱۵ | قادیان دارالامان - یکم مئی ۱۹۰۳ء مطابق ۳ صفر ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

۱۶- اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

(پانچوں نمازیں حضرت نے باجماعت ادا کیں)

اور کوئی ذکر قابل اشاعت نہ ہوا۔ بعد از نماز مغرب حضرۃ اقدس ؑ نے اُس تقریر کا اعادہ فرمایا جو کہ مورخہ ۱۵- اپریل کی سیر میں درج ہو چکی ہے اُس کی تکمیل میں ایک نئی بات یہ ذکر فرمائی۔

کہ اس وقت میں امت موسوی کی طرح جو مامور اور مجدد آئے اُن کا نام نبی رکھا گیا تو اس میں یہ حکمت تھی کہ آنحضرت صلعم کی شان ختم نبوۃ میں فرق نہ آوے (جسکا مفصل ذکر قبل ازیں گذر چکا ہے) اور اگر کوئی نبی نہ آتا تو پھر مماثلت میں فرق نہ آتا اس لئے اللہ تعالیٰ نے آدم - ابراہیم - نوح اور موسیٰ وغیرہ میرے نام رکھے حتیٰ کہ آخر کار جری اللہ فی حلل الانبیاء کہا گویا اس سے سب اعتراض رفع ہو گئے - اور آپ کی امت میں ایک آخری خلیفہ ایسا آیا جو موسیٰ کے تمام خلفا کا جامع تھا۔

۱۷- اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

آج بوجہ علالت طبع حضرت اقدس ؑ نماز جمعہ میں شریک نہ ہو سکے سیر بوجہ جمعہ کے ملتوی رہی - باقی نمازیں باجماعت ادا کیں۔

قبل از عشا | دو گریجوایٹ لاہور سے حضرت اقدس کی ملاقات کو تشریف لائے تھے اُن کی آمد پر عیسوت کے

متعلق ذکر چل پڑا - اُس پر حضرۃ اقدس نے عیسوت کی تعلیم کے متعلق فرمایا کہ انسان اس کے قوائے اور اخلاق کی مثال ایسی ہی جیسے ایک درخت ہو اور اُس کی بہت سی شاخیں ہوں اور سب اسی لئے ہوتی ہیں کہ پھل دیوں - ایسے ہی انسان کو جو اخلاق دئے گئے ہیں ان کے استعمال کے مختلف موقعہ ہوتے ہیں - کبھی حلم کی قوت ہوتی ہے مگر وقت اُس کے استعمال کا نہیں ہوتا مصلحت اُس سے کام لینے کا تقاضا نہیں کرتی ایسے ہی غضب کا حال ہے جسقدر قوئے انسان لیکر آیا ہے حکمت الٰہی کا بھی تقاضا ہے کہ وہ اپنے اپنے محل پر استعمال ہوں ورنہ پھر خدا تعالیٰ کا فعل عبث ٹھہرتا ہے - ایک خدمتگذار نیک ہوتا ہے اور ایک شریر ہوتا ہے تو اب اگر شریر کو شرارت کے وقت درگذر کیا جاوے تو نظام تمدن کیسے قائم رہ سکتا ہے اور پھر عدالتوں کی قائم کرنے کی کیا ضرورت تھی - اِس لئے معلوم ہوتا ہے کہ انسان مضطر ہے جیسے حلم کو استعمال کرتا ہے ویسے ہی غضب کو اگر ہمکو خدائی کلام قرآن شریف سے یہ ہدایت نہ ملتی کہ انجیل ایک مختص الزمان تعلیم تھی تو پھر اس کی کلام ایسی ہونے میں ہی شک پڑتا ہے - ایک ہی پہلو اختیار کرنا اور حلم اور عفو پر زور دینا اور وقت اور مصلحت کو نہ دیکھنا کسقدر خلاف عقل ہے عقل ہمیں دکھلاتی ہے کہ ہزارہا انسان ہیں جو کہ سزا کے ذریعہ ہدایت یاب ہوتے ہیں اب یہ زمانہ ہے کہ اُن کو یہ تعلیم جسمانی چاہیے کیونکہ ناقص ہے اور اُس سے عہدہ برآئی ہو نہیں سکتی۔

۱۸- اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں۔

سیر | نو وارد مہمانوں میں سے ایک نے سوال کیا کہ آپ کا دعوےٰ کیا ہے - فرمایا - ہمارا دعوےٰ مسیح موعود کا ہے جس کے کل عیسائی اور مسلمان منتظر ہیں - وہ میں ہوں۔

پھر پوچھا کہ اس کے دلائل کیا ہیں - فرمایا کہ اب وقت تھوڑا ہے سوال تو انسان چند منٹوں میں کر لیتا ہے مگر بعض اوقات جواب کے لئے چند گھنٹے درکار ہوتے ہیں جب تک ہر ایک پہلو سے سمجھایا جاوے تو بات سمجھ نہیں آیا کرتی اس لئے آپ کتابیں دیکھیں یا پھر کافی وقت ہو تو بیان کر دئے جاوینگے۔

دوسرے صاحب نے سوال کیا کہ خاتم نبوت کی شرح کیا ہے اس کے جواب میں حضرت اقدس ؑ نے اپنا وہی مذہب بیان کیا جو کہ ہم صفحہ ۱۰۲ پر لکھ چکے ہیں - اور یہ فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ جو جس سے پیار کرتا ہے تو اُس سے کلام بغیر نہیں رہ سکتا اسی طرح خدا جس سے پیار کرتا ہے تو اس سے بلا مکالمہ نہیں رہتا آنحضرت کی اتباع سے جب انسان کو خدا پیار کرنے لگتا ہے تو اس سے کلام کرتا ہے غیب کی خبریں اُس پر ظاہر کرتا ہے اُسی کا نام نبوت ہے

فرمایا - خدا کی معرفت کی راہ بہت باریک اور تنگ ہے اس لئے اس کا مشاہدہ انسان پر مشکل ہے ادھر ہم دیکھتے ہیں کہ اسباب کے ڈھیر کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں اور اسی لئے انسان اُس پر مائل ہو جاتا ہے مگر تاہم ایک حصہ امراض کا انسان کو ایسا لگا ہوا ہے کہ طبیب ہاتھ ملتے ہی رہ جاتے ہیں اور کچھ پیش نہیں جاتی۔

بعض دنیادار اعتراض کرتے ہیں کہ دینداری اختیار کی تو مصیبت آئی مگر وہ بہت جھوٹے ہوتے ہیں دیندار پر اگر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ اُس کے ثواب اور معرفت کا موجب ہوتی ہے اور دنیادار پر جو مصیبت آتی ہے وہ اُس کی لعنت کا موجب ہوتی ہے آنحضرت صلعم پر مصیبت پڑی - مگر کیا ہی پیاری مصیبت تھی کہ جیسے جیسے وہ بڑھتی

جاتی ویسے ہی زور سے قرآن نازل ہوتا جاتا۔ وہ دَور گو جلدی ختم ہو گیا یعنے صرف حضرت سعادیۃ تک ہی رہا مگر وہ رعب اور یہ ہاں سعید گروہ کے آثار قیامت تک رہے اور شقی کا نام بھی نہ ارد کاش کہ ابوجہل کبھی زندہ ہو کر آتا تو دیکھتا کہ جس کو وہ حقیر اور ذلیل خیال کرتا تھا خدا نے اس کی کیا شان بنائی ہے مشرق اور مغرب تک کہاں کہاں بلاد اسلامیہ پھیلے۔ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں جو صحابی فوت ہوئے انہوں نے تو وہ ترقیات نہ دیکھیں مگر جنہوں نے حضرت عمر کا زمانہ پایا۔ انہوں نے دیکھ لیں۔ اگر ابوجہل وغیرہ کو معلوم ہوتا کہ یہ عروج ہوگا تو مثل غلاموں کے آنحضرت کے ساتھ ہو جاتے۔

۲۰- اپریل ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں شام کی مجلس میں کوئی ذکر قابل اشاعت نہ ہوا

موت

موت - فرمایا باوجود اسقدر بے بنیاد ہستی کے انسان دنیا میں بنیادیں قائم کرتا ہے صرف ایک دم کی آمد و شد ہے اور کچھ نہیں۔ پھر خدا نے یہ بھی کیا عجیب سلسلہ رکھا ہے کہ جو شخص یہاں سے رخصت ہو جاوے۔ اُس کو اجازت نہیں کہ واپس آ کر وہاں کی خبر بھی بتلا دے اس میں علماء فلاسفر اور زمانہ کے سب دانا عاجز ہیں اور صرف اُسیقدر پتہ ملتا ہے جسقدر خدا کے کلام نے بتلایا ہے۔

آدمی مرتا ہے تو اپنے بڑے بڑے خویش و اقارب اور تعلقات چھوڑ جاتا ہے اور مرنے کے بعد کسی سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔ آجکل امریکہ اور یورپ کو ہر ایک بات کی تلاش ہے چنانچہ امریکہ میں ایک شخص سے جو کہ قابل قتل تھا معاہدہ ہوا کہ جب اس کا سر کاٹا جاوے تو اُسے بلند آواز سے پکارا جاوے گا وہ صرف آنکھ سے اشارہ کر دیوے۔ مگر جب سر کاٹا گیا تو ہر چند زور سے اُسے آوازیں دیں کوئی حرکت نہ ہوئی سچ ہے۔ ؎ کانرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد۔

جو کچھ خدا نے فرمایا ہے وہی سچ ہے ہاں موت اور نیند کو آپس میں مشابہت ہے۔

احیاءِ موتیٰ

فرمایا۔ اس میں ہمارا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ اعجازی طور پر بھی احیاء موتے نہیں ہوتا بلکہ یہ عقیدہ ہے کہ وہ شخص مردہ دوبارہ رجوع دنیا کیطرف نہیں کرتا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جس شخص کی باقاعدہ طور پر فرشتہ جان قبض کرے اور زمین میں دفن بھی کیا جاوے تو پھر کبھی زندہ نہیں ہوتا شیخ سعدی نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

واہ کہ گر مردہ باز گردیدے ٭ درمیان قبیلہ و پیوند

رد میراث سخت تر بودے ٭ وارثان را ز مرگ خویشاوند

خدا بھی فرماتا ہے فیمسک الذی قضی علیہ الموت

قتل نبی

اسپر فرمایا کہ توریت میں لکھا ہے کہ جھوٹا نبی قتل کیا جاوے گا۔ اس کا فیصلہ یہ ہے کہ اگر قرآن کی نص صریح سے پایا جاوے یا حدیث کے تواتر سے ثابت ہو کہ نبی قتل ہوتے رہے ہیں تو پھر ہمکو اس سے انکار نہ کرنا ہوگا قتل انبیاء کوئی ایسی شے نہیں ہے کہ اس سے ایک نبی کی شان میں خلل آوے کیونکہ قتل تو شہادت ہے مگر ہاں ناکام قتل ہو جانا انبیاء کی علامات سے نہیں ہے یہ بات مصالحہ پر موقوف ہے جب ایک شخص (نبی) کے قتل سے ایک فتنہ برپا ہوتا ہے تو مصلحت نہیں چاہتی کہ اسے قتل کیا جاوے۔ اور جسکے قتل سے ایسا اندیشہ نہیں اسمیں حرج نہیں

قرآن میں سب کچھ ہے

فرمایا قرآن میں سب کچھ ہے اور احادیث میں جو ہے وہ قرآن سے لیا گیا ہے۔ ہاں یہ بات ہے کہ بعض لوگوں کو اس بات کا علم نہیں ہوتا کہ آنحضرت نے فلاں بات قرآن کے کس مقام سے استنباط کی ہے تو اُن کو یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ قرآن میں نہیں ہے اور اصل بات یہ ہے کہ سب کچھ قرآن سے ہی لیا گیا ہے مگر اس باریک در باریک استنباط کا ان لوگوں کو علم نہیں ہوتا خدا نے قرآن کو کتاب مفصل کہا ہے تو اس پر ایمان ہونا چاہیے۔ بعض استنباط سوائے انبیاء کے دوسرے کو سمجھ ہی نہیں آیا کرتے۔

اس پر مولوی محمد احسن صاحب نے کہا کہ جیسے اب اسوقت مسیح موعود اور اس زمانہ کے فتن کی خبر حضور نے سورہ فاتحہ سے استنباط کر کے بتلائی ہیں آجتک کسکو خبر تھی کہ یہ سب کچھ قرآن میں ہے

۲۱- اپریل ۱۹۰۳ء

وحی اور کشف کا فرق

سیر - فرمایا کہ جب سماع کے ذریعہ سے کوئی خبر دیجاتی ہے تو اُسے وحی کہتے ہیں اور جب رویت کے ذریعہ سے کچھ بتلایا جاوے تو اُسے کشف کہتے ہیں اسی طرح میں نے دیکھا ہے کہ بعض وقت ایک ایسا امر ظاہر ہوتا ہے کہ اُس کا تعلق صرف قوت شامہ سے ہوتا ہے مگر اس کا نام نہیں رکھ سکتے جیسے یوسف کی نسبت حضرت یعقوب کو خوشبو آئی تھی۔ انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون - اور کبھی ایک امر ایسا ہوتا ہے کہ جسم اُسے محسوس کرتا ہے گویا کہ حواس خمسہ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اپنی باتیں اظہار کرتا ہے۔

ہندوستان اور یورپ کی دہریت میں فرق ہے یورپ کی دہریہ اس خدا کے منکر ہیں جو مصنوعی ہے اور عیسائی لوگ وہاں اُسکو دہریہ کہتے ہیں جو کہ مسیح کو خدا نہ مانے اور اب فسق و فجور نے بھی اثر ڈالا ہے لوگوں نے سمجھ لیا ہے کہ یہ سب اثر کفارہ پر ہے

کا ہے تو اب وہ کیسے مانیں۔

قضاءِ عمری

ایک صاحب نے سوال کیا کہ یہ قضاء عمری کیا شے ہے جو کہ لوگ عید الضحیٰ کے پیشتر جمعہ کو ادا کرتے ہیں فرمایا کہ میرے نزدیک یہ فضول باتیں ہیں ان کی نسبت وہی جواب ٹھیک ہے جو کہ حضرت علیؓ نے ایک شخص کو دیا تھا جبکہ ایک شخص ایک ایسے وقت نماز ادا کر رہا تھا جسوقت میں نماز جائز نہیں اس کی شکایت حضرت علیؓ کے پاس ہوئی تو آپ نے اُسے جواب دیا کہ میں اس آیت کا مصداق نہیں بننا چاہتا۔ ارایت الذی ینھی عبدا اذا صلی یعنے تو نے دیکھا اس کو جو ایک نماز پڑھتے بندے کو منع کرتا ہے نماز جو رہ جاوے اس کا تدارک نہیں ہو سکتا ہاں روزہ کا ہو سکتا ہے۔

اور جو شخص عمداً سال بھر اس لئے نماز کو ترک کرتا ہے کہ قضاء عمری والے دن ادا کر لوں گا۔ وہ تو گنہگار ہے اور جو شخص نادم ہو کر توبہ کرتا ہے اور اس نیت سے پڑھتا ہے کہ آئندہ نماز ترک نہ کرونگا تو اس کے لئے حرج نہیں ہم تو اس معاملہ میں حضرت علیؓ ہی کا جواب دیتے ہیں۔

بعد نماز دعا

سوال ہوا کہ نماز کے بعد دعا کرنی یہ سنت اسلام آئی ہے یا نہیں۔ فرمایا ہم انکار نہیں کرتے آنحضرتؐ نے دعا مانگی ہوگی۔ مگر ساری نماز دعا ہی ہے اور آجکل دیکھا جاتا ہے کہ لوگ نماز کو جلدی جلدی ادا کر کے گلے سے اُتارتے ہیں پھر دعاؤں میں اُس کے بعد اسقدر خشوع خضوع کرتے ہیں کہ جسکی حد نہیں اور اتنی دیر تک دعا مانگتے رہتے ہیں کہ مسافر دو میل تک نکلجاوے بعض لوگ اس سے تنگ بھی آ جاتے ہیں تو یہ بات معیوب ہے۔ خشوع خضوع اصل جزو تو نماز کی ہے وہ اُس میں نہیں کیا جاتا اور نہ اس میں دعا مانگتے ہیں۔ اس طرح سے وہ لوگ نماز کو منسوخ کرتے ہیں۔ انسان نماز کے اندر ہی ماثورہ دعاؤں کے بعد اپنی زبان میں دعا مانگ سکتا ہے۔

جب اسلام کے فرقوں میں اختلاف ہے تو سنت صحیحہ کیسے معلوم ہو

اس کے جواب میں فرمایا کہ قرآن شریف۔ احادیث اور ایک قوم کی تعوملے اور طہارت اور سنت کو جب آپس میں ملایا جاوے تو پھر پتہ لگ جاتا ہے کہ اصل سنت کیا ہے۔

نماز اور قرآن شریف کا ترجمہ جاننا ضروری ہے

اس پر مولانا مولوی محمد احسن صاحب نے فرمایا کہ ولا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ حتی تعلموا ما تقولون سے ثابت ہے کہ انسان کو اپنے قول کا علم ہونا ضروری ہے۔ اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ جن لوگوں کو ساری عمر میں تعلموا نصیب نہ ہوا ان کی نماز ہی کیا ہے

غیرت

ایک عورت کا ذکر کرتے ہیں کہ نماز پڑھا کرتی

کرتی تھی ایک دن اس نے پوچھا کہ درود میں جو صلّ علیٰ محمد آتا ہے اس کے کیا معنے ہیں خاوند نے کہا کہ محمد صلعم ہمارے رسول تھے اس پر اس نے تعجب کیا اور کہا کہ ہائے ہائے میں ساری عمر بیگانہ مرد کا نام لیتی رہی۔

(یہہ حالت آجکل اسلام اور مسلمانوں کی ہے اور پھر اس پر کہا جاتا ہے کہ ایک مزکی نفس انسان کی ضرورت نہیں ہے)۔

قرآن کا صرف ترجمہ کافی نہیں

فرمایا۔ ہم ہرگز فتوےٰ نہیں دیتے کہ قرآن کا صرف ترجمہ پڑھا جاوے اس سے قرآن کا اعجاز باطل ہوتا ہے جو شخص یہہ کہتا ہے وہ چاہتا ہے کہ قرآن دنیا میں نہ رہے بلکہ ہم تو یہہ بھی کہتے ہیں کہ جو دعائیں رسول اللہ نے مانگی ہیں وہ بھی عربی میں پڑھی جاویں دوسری جو اپنی حاجات وغیرہ ہیں۔ ماثورہ دعا کے علاوہ وہ صرف اپنی زبان میں مانگی جاویں۔

ایک شخص نے کہا کہ حضور حنفی مذہب میں صرف ترجمہ پڑھ لینا کافی سمجھا گیا ہے۔ فرمایا کہ اگر یہ امام اعظم کا مذہب ہے تو پھر انکی خطا ہے۔

صدقہ اور ہدیہ میں فرق

صدقہ میں رد بلا ملحوظ ہوتی ہے اور یہ صدق سے نکلا ہے کیونکہ اس کے عمل درآمد میں انسان اللہ تعالیٰ کو صدق صفا دکھلاتا ہے اور ہدیہ احتمال ہے کہ ہدیہ ہدایت سے نکلا ہو کہ آپس میں محبت بڑھے +

بعد وفات میت کو کیا شے پہنچتی ہے

فرمایا کہ دعا کا اثر ثابت ہے یا ایک روایت میں ہے کہ اگر میت کی طرف سے حج کیا جاوے تو قبول ہوتا ہے اور روزہ کا ذکر بھی ہے۔ ایک شخص نے عرض کی کہ حضور یہ جو ہے لیس للانسان الا ما سعیٰ فرمایا کہ اگر اس کے یہ معنے ہیں کہ بھائی کے حق میں دعا نہ قبول ہو تو پھر سورہ فاتحہ میں اھدنا کے بجائے اھدنی ہوتا +

قبل از عشا

(اسباب پر نظر) ایک شخص کی موت کا ذکر ہوا اس کا باعث بیان ہوا کہ فلاں مرض اور اسباب تھے فرمایا کہ جب انسان یہیں آکر ٹھہر جاوے کہ فلاں باعث موت کا ہے اور آگے نہ چلے تو ایسی باتیں معرفت کی روک ہیں اور اس سے نظر اسباب تک ہی رہتی ہے +

لولا الاکرام لھلک المقام

فرمایا جب طاعون کی آگ بھڑک رہی ہو تو اب کوئی سوچے کہ ایک مفتری کہہ سکتا ہے کہ لولا الاکرام لھلک المقام کیا ممکن تھا کہ وہ خود ہی مرجاوے اور طاعون کا شکار ہو اس وقت قادیان مثل مکہ ہے کہ اس کے اردگرد لوگ ہلاک ہو رہے ہیں اور یہاں خدا کے فضل سے بالکل امن ہے مکہ کی نسبت بھی ہے یتخطف الناس من حولھا کہ لوگ اسکے گرد و نواح سے اچک لئے جاوینگے

لولا الاکرام سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس سرزمین سے راضی نہیں ہے اور مجھے یہ بھی الہام ہوا ہے ما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم

قنوت

آج کل چونکہ وبا کا زور ہے اس لئے نمازوں میں قنوت پڑھنا چاہئے۔

۲۲ اپریل ۱۹۰۳ء

حضرۃ اقدس نے پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں

سیر

گوشت خوری

آریوں کے مسئلہ گوشت خوری پر ذکر چلا فرمایا کہ انسانی زندگی کے واسطے دوسری اشیاء کی ہلاکت لازمی پڑی ہوئی ہے۔ مثلاً دیکھو ریشم جب ہی حاصل ہوتا ہے جب ریشم کے کیڑے مریں۔ پھر شہد کی مکھی کب چاہتی ہے کہ اس کا شہد لیا جاوے اکثر جونکیں خون پی کر مر جاتی ہیں پھر ہوا میں کیڑے ہیں جو سانس سے مرتے ہیں جب یکجائی نظر سے خدائی کے کل دائرے کو دیکھا جاوے تو پھر سمجھ میں آتا ہے کہ دنیا میں سلسلہ آکل اور ماکول کا برابر جاری ہے اور اس کے بغیر دنیا رہ ہی نہیں سکتی کہ بعض کی جان لی جاوے ورنہ اس طرح تو پھر کدو دانہ وغیرہ کیڑے جو پیٹ میں پیدا ہوتے ہیں ان کو بھی نہ مارنا چاہئے +

ایک شخص نے کہا کہ حضور آریہ اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ جو انسان کی طاقت سے باہر امر ہے اس میں اس پر الزام نہیں فرمایا کہ طاقت سے باہر تو وہ کہا جاویگا جس کا تعلق انسانی زندگی سے نہ ہو اور جو اس کے اندر ہے وہ سب طاقت میں ہوگا خدا تعالیٰ کا ہی یہ منشاء ہے کہ انسانی حفاظت کے واسطے بہت جانوں کو لیا جاوے پھر فطرت انسان میں بعض قویٰ ایسے ہیں کہ اگر گوشت نہ کھایا جاوے تو ان کا نشوونما ہو ہی نہیں سکتا شجاعت پیدا ہی نہیں ہوتی اس لئے سکھ وغیرہ اقوام جو گوشت خوار ہیں وہ نسبتاً شجاعت بہت زیادہ رکھتے ہیں +

اسپر اعتراض کیا گیا کہ بنگالی گوشت خوار ہیں مگر وہ ایسے بہادر نہیں ہوتے فرمایا کہ ایسی حالتوں میں قوموں کی مجموعی حالت کو دیکھا کرتے ہیں کہ کس قدر اقوام گوشت خوار ہیں اور کس قدر نہیں پھر مقابلۃً دیکھا جاوے کہ کونسی اقوام شجاعت میں بڑھ کر ہیں +

قبل از عشا

احمدی جماعت کے طبقہ

فرمایا کہ ہمارے مریدوں کے بھی کئی قسم کے طبقہ ہیں ایک تو طاعونی ہیں جو طاعون سے ڈر کر اور اس سے بچنے کی نیت سے اب آرہے ہیں۔ دوسرے قمری اور شمسی ہیں جو کہ قمر اور شمس کا گرہن دیکھکر داخل بیعت ہوئے کچھ خوابی ہیں کہ بذریعہ خواب کے ان کی راہ نمائی کی گئی بعض عقلی ہیں کہ انہوں نے عقل سے کام لیکر بیعت کی بعض نقلی ہیں کہ احادیث آثار وغیرہ و دیگر امور کو پورے ہوتے دیکھکر ایمان لائے اور ابھی شاید اور بھی چند قسمیں ہوں +

ہمارا نقارہ

فرمایا کہ اعدا کا وجود ہمارا نقارہ ہے یہ انہی کی مہربانی ہے کہ تبلیغ کرتے رہتے ہیں مثنوی میں ایک ذکر ہے کہ ایک دفعہ ایک چور ایک مکان کو نقب لگا رہا تھا ایک شخص نے اوپر سے دیکھکر کہا کہ کیا کرتا ہے چور نے کہا کہ نقارہ بجا رہا ہوں اس شخص نے کہا کہ آواز تو نہیں آتی چور نے جواب دیا کہ اس نقارہ کی آواز صبح کو سنائی دیوگی اور ہر ایک سنیگا ایسے ہی یہ لوگ شور مچاتے ہیں اور مخالفت کرتے ہیں تو لوگوں کو خبر ہوتی رہتی ہے

فلسفہ جدیدہ کا فائدہ

فلسفہ جدیدہ نے اگرچہ نقصانات بھی پہنچائے ہیں مگر ایک صورت میں یہ مفید بھی ہوا ہے کہ بہت سی غیر معقول باتوں سے دلوں میں نفرت دلادی ہے مثلاً یہ فرقہ شیعہ کہ جن کی اصلاح کی کبھی امید نہ تھی مگر اس فلسفہ سے متاثر ہوکر وہ بھی راہ راست پر آتے جاتے ہیں

صلحا اتقیا سے محبت

ایک شخص کے اس سوال پر کہ اولیاء اللہ سے محبت رکھی جاوے کہ نہ فرمایا کہ ہم اس کے مخالف نہیں ہیں کہ صلحا اور اتقیا اور اولیاء اللہ سے محبت رکھی جاوے مگر حد سے گذر جانا منع ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر انکو مقدم رکھنا یہ مناسب نہیں ہے جیسے کہ گذشتہ ایام میں بعض شیعہ کی طرف سے ایک کتاب شائع ہوئی اس میں لکھا تھا کہ صرف امام حسین کی شفاعت سے تمام انبیاء نے نجات پائی حالانکہ یہ بالکل غلط ہے اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ کی کسر شان ہے اس سے تو ثابت ہوا کہ خدا نے غلطی کی کہ آنحضرت پر قرآن نازل کیا اور حسین پر نہ کیا +

۲۳ اپریل ۱۹۰۳ء

آج پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں سیر میں کوئی ذکر قابل اشاعت نہ ہوا +

قبل از عشا

روح اللہ

ایک عیسائی اخبار میں حضرت مسیح کی نسبت لکھا تھا کہ قرآن میں ان کو روح کہا گیا ہے اور یہ سب سے بڑا درجہ ہے

اسپر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح کو روح منہ فرمانے سے اصل میں ان تمام اعتراضات کا جواب دینا مقصود تھا جو کہ مسیح کی ولادت پر کئے جاتے ہیں۔ ولادت دو طرح کی ہوتی ہے ایک وہ جسمیں روح الٰہی کا جلوہ ہوتا ہے اور ایک وہ جسمیں شیطان کا حصہ ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں ہے کہ وشارکھم فی الاموال والاولاد یہ شیطان کو کہا ہے غرض خدا تعالیٰ نے روح منہ فرماکر یہودیوں کے اس اعتراض کا کہ ان کی پیدائش ناجائز تھی جوابدیا اور

کہ ان کی ولادت پاک تھی۔

یہودی بہت بیباک تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کو کہا کہ تم کو جلدی ہی انجام کا پتہ لگ جاوے گا تو اس کے جواب میں ایک یہودی نے کہا کہ ایک تو پتہ لگ گیا ہے کہ تیری پیدائش ناجائز ہے اس طرح کی باتیں انکو منہ پر کہی جاتی تھیں۔

حدیث شریف میں جو الفاظ ہیں کہ مس شیطان سے پاک تھے اس کی وجہ بھی یہی ہے ورنہ سب انبیا مس شیطان سے پاک ہی ہوا کرتے ہیں اس میں مسیح کو کیا خصوصیت تھی چونکہ مسیح علیہ السلام پر ایسے اعتراض ہوئے اس لئے اس کی بریت کیواسطے خدا نے بھی روح اور کلمہ کے لفظ بولے تاکہ یہود کی تردید ہو لیکن آنحضرت صلعم پر اس قسم کے اعتراض بالکل نہ ہوئے کیونکہ گو ایک انسان ایسے الزاموں سے بالکل بری ہے مگر تاہم اعتراض کا ہونا بھی ایک کسر نشان کا موجب ہوتا ہے مثلاً اگر ایک مسلم اور مقبول شخص کی نسبت کہا جاوے کہ وہ زانی نہیں ہے تو یہ بھی ایک قسم کا مخفی حملہ اس کی عزت پر ہے اہل مکہ آنحضرت کے اخلاق اور مرتبہ اور پاکیزگی کو خود تسلیم کر چکے تھے اور امین آپکا نام رکھا ہوا تھا۔

غرض ان الفاظ سے حضرت مسیح ع کی فضیلت نہیں بلکہ ایک قسم کا کلنک ثابت ہوتا ہے پھر ان الفاظ سے کوئی خصوصیت مسیح کی نہیں ہے قرآن شریف میں لکھا ہے یومن باللہ وکلماتہٖ پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے کلمے اور بہت سے ہیں اور صحابہ کی شان میں ہے ایدھم بروح منہ اور صدیقہ کا لفظ حضرت مریم ع کے حق میں اس لئے بولا ہے کہ یہودیوں کے اعتراض کا جواب ہو۔

۲۴ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کیں جمعہ حسب دستور مسجد اقصیٰ میں ادا کیا گیا۔

قبل از عشا

طاعونی موت کسی نے اعتراض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ کیوں کوئی احمدی طاعون سے فوت ہوتا ہے فرمایا کہ یہ ان لوگوں کی غلط فہمی ہے کہ انجام کو نہیں دیکھتے آنحضرت کے وقت جب ایک طرف کافر مرتے ہوں گے اور ایک طرف صحابہ بھی تو لوگ اعتراض تو کرتے ہونگے کہ مرتے تو وہ بھی ہیں پھر فرق کیا اس لئے ہمیشہ انجام کو دیکھنا چاہیئے۔ ایک وہ وقت تھا کہ آنحضرت اکیلے تھے اور کوئی ساتھ نہ تھا ہر ایک مقابلہ کیلئے کھڑا تھا اب ہم ان لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ اگر طاعون سے ہمارے مرید مرتے جاتے ہیں تو پھر ہماری ترقی کیوں ہوتی جاتی ہے اور ان کی جمعیت کیوں گھٹتی جاتی ہے یہ اعتراض تو پھر سب پیغمبروں پر ہوگا اور ہم نے تو اس لئے کشتی نوح میں لکھدیا تھا کہ اگر عاقبت کا پہلو نسبتاً ہماری طرف ہو تو ہم سچے اور موت تو سبکو آتی ہے اس سے کسکو انکار ہے۔

طاعون کو جو ایک طرف شہادت اور ایک طرف عذاب کہا جاتا ہے اس کے یہی معنی ہیں کہ اس کے ذریعہ سے جس فریق کے لئے برکات ظاہر ہوں ہیں انکے لئے تو شہادت اور رحمت ہے اور جنکے لئے برکات ظاہر نہ ہوں اور کمی ہوتی جاوے ان کے لئے عذاب ہے ہمکو اس سے دو فائدے ہیں اور ان کو دو نقصان ہیں اور پھر ہم میں سال سے براہین میں یہ پیشگوئی عذاب کی شائع کر چکے ہیں خدا نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ ان کافروں کو جسطرح چاہے عذاب دیوے پھر جب ان لوگوں کو وہ عذاب ایک جنگ کے رنگ میں نازل ہوا تو کفار کیا تھے صحابہ کیوں نہ اس میں حصہ لیتے رہے یہ امر اس لئے ہونا ہے کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ایک پہلو اخفا اور ایمان بالغیب کا بھی رہے

ہندوؤں کا بانگ دلوانا آج کل طاعون کی کثرت کے وقت اکثر سکھوں اور ہندوؤں کے گاؤں میں یہ علاج کیا جاتا ہے کہ اذان نماز بڑی زور اور کثرت سے ہر ایک گھر میں دلائی جاتی ہے اس کی نسبت ایک شخص نے حضرت صاحب سے دریافت کیا کہ یہ فعل کیسا ہے فرمایا کہ اذان میں سراسر اللہ تعالیٰ کا پاک نام ہے ہمیں تو علی رض کا جواب یاد آتا ہے کہ آپ نے کہا تھا کہ میں اس آیت الذی ینھی - عبداً اذا صلے کا مصداق ہونا نہیں چاہتا ہمارے نزدیک بانگ میں بڑی شوکت ہے اور اس کے دلوانے میں حرج نہیں (حدیث میں آیا ہے کہ اس سے شیطان بھاگتا ہے)

۲۵ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

فجر کی نماز میں حضرۃ اقدس شریک نہیں ہوئے باقی کل نمازیں باجماعت ادا کیں اور سیر کو تشریف نہیں لائے۔

قبل از عشا

مقدمات کی نسبت ذکر ہوا فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے ہر میدان میں ہم کو فتح دی ہے براہین میں یہ الہام موجود ہے۔

احیاء موتیٰ فرمایا ہم اعجازی احیاء کے قائل ہیں مگر یہ بات بالکل ٹھیک نہیں کہ ایک مردہ اس طرح زندہ ہوا ہو کہ وہ پھر اپنے گھر میں آیا اور رہا اور ایک اور عمر اس نے بسر کی اگر ایسا ہوتا تو قرآن ناقص ٹھہرتا ہے کہ اس نے ایسے شخص کی وراثت کے بارہ میں کوئی ذکر نہ کیا اور الیوم اکملت لکم دینکم کیا ہوا

احیاء الطیر فرمایا اسی طرح ہم چڑیوں کو مانتے ہیں کہ وہ بھی اڑنے لگ گئی ہوں اور چڑیاں کیا تھیں ہم تو یہ بھی مانتے ہیں کہ ایک درخت بھی اڑنے لگے مگر پھر بھی وہ خدا کی چڑیوں کیطرح ہرگز نہیں ہو سکتی کہ جس سے تشابہ فی الخلق لازم آجاوے بڑی بات قابل فیصلہ وفات مسیح ع ہے۔

نرمی فرمایا نرمی اسبات کا نام نہیں ہے کہ دوسرا اگر مقابل پر نرمی کرتا رہا تو تم بھی کرتے رہو اور جب اس نے ذرا تیور بدلے تو تم نے بھی بدل لئے بلکہ جب فریق مقابل سختی کرے اور اس وقت تم نرمی کرو تو اس کا نام نرمی ہوگا۔

عمر کا اثر انسان پر فرمایا کہ عمر کا بھی اثر انسان کے اخلاق اور عادات پر پڑتا ہے چالیس سال تک انسان بہت سی بیہودگیاں کرتا ہے اس کے بعد جب انحطاط شروع ہوتا ہے تو ساتھ ہی خیالات کا بھی انحطاط شروع ہوتا ہے اور ایک تغیر عظیم انسان کے اندر ہوتا ہے۔

۲۶ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کیں بعد نماز فجر مولوی محمد احسن صاحب نے ایک خط حضرۃ کو سنایا جو کہ انہوں نے ایک دیرینہ ہم مکتب کی طرف لکھا تھا۔

سیر

علم خدا فرمایا کہ خدا کے علم کے ساتھ بشر کا علم مساوی نہیں ہو سکتا اس لئے انبیاء سے اجتہاد میں غلطیاں واقع ہوتی رہی ہیں اور پھر جب خدا نے اس پر اطلاع دی تو ان کو علم ہوا یہودیوں کو مسیح کیوقت یہی مغالطہ ہوا انہوں نے کہا کہاں داؤد کی بادشاہت قائم ہوئی اور یہی دعویٰ کی آخر کار رخنہ کا موجب ہوا اگر پیغمبر پر ہر ایک تفصیل کھولدی جاتی تو پھر ہر ایک پیغمبر کو یہ علم ہوتا کہ میرے بعد فلاں پیغمبر آویگا اور موسیٰ علیہ السلام کو علم ہوتا کہ میرے بعد آنحضرت صلعم ہونگے حالانکہ ان کا یہی خیال ہوگا کہ آپ بنی اسرائیل سے ہونگے اسیطرح آئندہ کے امور بعض وقت ایک نبی پر منکشف کئے جاتے ہیں مگر تفصیلی علم نہیں دیا جاتا پھر جب ان کا وہ وقت آتا ہے تو خود بخود حقیقت کھلجاتی ہے ہم کہتے ہیں آنحضرت صلعم جو حکم ہو کر آئے تھے تو کیا آپنے یہود کی کل باتیں تسلیم کر لی تھیں۔

قبل از عشا

دینی غیرت ایک مقام کے چند ایک احباب آریوں کے ایک ایسے جلسے میں گئے تھے جہاں آنحضرت صلعم

کہ ان کی ولادت پاک تھی۔

یہ یہودی بہت بیباک تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کو کہا کہ تم کو جلدی ہی انجام کا پتہ لگ جاوے گا تو اس کے جواب میں ایک یہودی نے کہا کہ آپ کو تو پتہ لگ گیا ہے کہ تیری پیدائش ناجائز ہے اس طرح کی باتیں انکو منہ پر کہی جاتی تھیں۔

حدیث شریف میں جو الفاظ ہیں کہ مس شیطان سے پاک تھے اس کی وجہ بھی یہی ہے ورنہ سب انبیاء مس شیطان سے پاک ہی ہوا کرتے ہیں اس میں مسیح کو کیا خصوصیت تھی چونکہ مسیح علیہ السلام پر ایسے اعتراض ہوئے اس لئے اس کی بریت کیواسطے خدا نے بھی روح اور کلمہ کے لفظ بولے تاکہ یہود کی تردید ہو لیکن آنحضرت صلعم پر اس قسم کے اعتراض بالکل نہ ہوئے کیونکہ گو ایک انسان ایسے الزاموں سے بالکل بری ہو مگر تاہم اعتراض کا ہونا بھی ایک کسر نشان کا موجب ہوتا ہے مثلاً اگر ایک مسلم اور مقبول شخص کی نسبت کہا جاوے کہ وہ زانی نہیں ہے تو یہ بھی ایک قسم کا مخفی حملہ اس کی عزت پر ہے اہل مکہ آنحضرت کے اخلاق اور مرتبہ اور پاکیزگی کو خود تسلیم کر چکے تھے اور امین آپکا نام رکھا ہوا تھا۔

غرض ان الفاظ سے حضرت مسیح ع کی فضیلت نہیں بلکہ ایک قسم کا کلنک ثابت ہوتا ہے پھر ان الفاظ سے کوئی خصوصیت مسیح کی نہیں ہے قرآن شریف میں لکھا ہے یومن باللہ وکلماتہٖ پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے کلمے اور بہت سے ہیں اور صحابہ کی شان میں ہے ایدھم بروح منہ اور صدیقہ کا لفظ حضرت مریم ع کے حق میں اسی لئے بولا ہے کہ یہودیوں کے اعتراض کا جواب ہو۔

۲۴ - اپریل ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کیں جمعہ حسب دستور مسجد اقصیٰ میں ادا کیا گیا۔

قبل از عشا

طاعونی موت کسی نے اعتراض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ کیوں کوئی احمدی طاعون سے فوت ہوتا ہے فرمایا کہ یہ ان لوگوں کی غلط فہمی ہے کہ انجام کو نہیں دیکھتے آنحضرت کے وقت جب ایک طرف کافر مرتے ہوں گے اور ایک طرف صحابہ بھی تو لوگ اعتراض تو کرتے ہونگے کہ مرنے تو وہ بھی ہیں پھر فرق کیا اس لئے ہمیشہ انجام کو دیکھنا چاہیئے۔ ایک وہ وقت تھا کہ آنحضرت اکیلے تھے اور کوئی ساتھ نہ تھا ہر ایک مقابلہ کیلئے کھڑا تھا اب ہم ان لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ اگر طاعون سے ہمارے مرید مرتے ہیں تو پھر ہماری ترقی کیوں ہوتی جاتی ہے اور ان کی جمعیت کیوں گھٹتی جاتی ہے یہ اعتراض تو پھر سب پیغمبروں پر ہوگا اور ہم نے تو اس لئے کشتی نوح میں لکھ دیا تھا کہ اگر عافیت کا پہلو نسبتاً ہماری طرف ہے تو ہم سچے اور موت تو سبکو آتی ہے اس سے کسکو انکار ہے۔

طاعون کو جو ایک طرف شہادت اور ایک طرف عذاب کہا جاتا ہے اس کے یہی معنی ہیں کہ اس کے ذریعہ سے جس فریق کے لئے برکات ظاہر ہو رہے ہیں انکے لئے تو شہادت اور رحمت ہے اور جنکیلئے برکات ظاہر نہ ہوں اور کمی ہوتی جاوے ان کے لئے عذاب ہے ہمکو اس سے دو فائدے ہیں اور ان کو دو نقصان ہیں اور پھر ہم بیس سال سے براہین میں یہ پیشگوئی عذاب کی شائع کر چکے ہیں خدا نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ ان کافروں کو جسطرح چاہے عذاب دیوے پھر جب ان لوگوں کو وہ عذاب ایک جنگ کے رنگ میں نازل ہوا تو کفار کیساتھ صحابہ کیوں بھی اس میں حصہ لیتے رہے یہ امر اس لئے ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ایک پہلو اخفا اور ایمان بالغیب کا بھی رہے

ہندوؤں کا بانگ دلوانا آج کل طاعون کی کثرت کے وقت اکثر سکھوں اور ہندوؤں کے گاؤں میں یہ علاج کیا جاتا ہے کہ اذان نماز بڑی زور اور کثرت سے ہر ایک گھر میں دلائی جاتی ہے اس کی نسبت ایک شخص نے حضرت صاحب سے دریافت کیا کہ یہ فعل کیسا ہے فرمایا کہ اذان سراسر اللہ تعالیٰ کا پاک نام ہے ہمیں نوشی کا جواب یاد آتا ہے کہ آپ نے کہا تھا کہ میں اس آیت الذی ینھیٰ۔ عبداً اذا صلےٰ کا مصداق ہونا نہیں چاہتا ہماری نزدیک بانگ میں بڑی شوکت ہے اور اس کے دلوانے میں حرج نہیں (حدیث میں آیا ہے کہ اس سے شیطان بھاگتا ہے)

۲۵ - اپریل ۱۹۰۳ء

فجر کی نماز میں حضرۃ اقدس شریک نہیں ہوئے باقی کل نمازیں باجماعت ادا کیں اور سیر کو تشریف نہیں لائے۔

قبل از عشا

مقدمات کی نسبت ذکر ہوا فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ہر میدان میں ہم کو فتح دی ہے براہین میں یہ الہام موجود ہے۔

احیاء موتےٰ فرمایا ہم اعجازی احیاء کے قائل ہیں مگر یہ بات بالکل ٹھیک نہیں ہے کہ ایک مردہ اس طرح زندہ ہوا ہو کہ وہ پھر اپنے گھر میں آیا اور رہا اور ایک اور عمر اس نے بسر کی اگر ایسا ہوتا تو قرآن ناقص ٹھہرتا ہے کہ اس نے ایسے شخص کی وراثت کے بارے میں کوئی ذکر نہ کیا الیوم اکملت لکم دینکم کیا ہوا

احیاء الطیر فرمایا اسی طرح ہم چڑیوں کو مانتے ہیں کہ وہ بھی ٹاپنے لگ گئی ہوں اور چڑیاں کیا شے ہیں ہم تو یہ بھی مانتے ہیں کہ ایک درخت بھی ٹاپنے لگے مگر پھر بھی وہ خدا کی چڑیوں کیطرح ہرگز نہیں ہو سکتی کہ جس سے تشابہ فی الخلق لازم آجاوے بڑی بات قابل فیصلہ وفات مسیح ع ہے۔

نرمی فرمایا نرمی اس بات کا نام نہیں ہے کہ دوسرا اگر مقابل پر نرمی کرتا رہا تو تم بھی کرتے رہو اور جب اس نے ذرا تیور بدلے تو تم نے بھی بدل لئے بلکہ جب فریق مقابل سختی کرے اور اس وقت تم نرمی کرو تو اس کا نام نرمی ہوگا۔

عمر کا اثر انسان پر فرمایا کہ عمر کا بھی اثر انسان کے اخلاق اور عادات پر پڑتا ہے چالیس سال تک انسان بہت سی بیہودگیاں کرتا ہے اس کے بعد جب انحطاط شروع ہوتا ہے تو ساتھ ہی خیالات کا بھی انحطاط شروع ہوتا ہے اور ایک تغیر عظیم انسان کے اندر ہوتا ہے۔

۲۶ - اپریل ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کیں بعد نماز فجر مولوی محمد احسن صاحب نے ایک خط حضرۃ کو سنایا جو کہ انہوں نے ایک دیرینہ ہم مکتب کی طرف لکھا تھا۔

سیر

علم خدا فرمایا کہ خدا کے علم کے ساتھ بشر کا علم مساوی نہیں ہو سکتا اس لئے انبیاء سے اجتہاد میں غلطیاں واقع ہوتی رہی ہیں اور پھر جب خدا نے اس پر اطلاع دی تو ان کو علم ہوا یہودیوں کو مسیح کیوقت یہی مغالطہ ہوا انہوں نے کہا کہاں داؤد کی بادشاہت قائم ہوئی اور یہی دعویٰ آخر کار رخنہ کا موجب ہوا اگر پیغمبر پر ہر ایک تفصیل کھولدی جاتی تو پھر ہر ایک پیغمبر کو یہ علم ہوتا کہ میرے بعد فلان پیغمبر آویگا اور موسیٰ علیہ السلام کو علم ہوتا کہ میرے بعد آنحضرت صلعم ہونگے حالانکہ ان کا یہی خیال ہوگا کہ آپ بنی اسرائیل سے ہونگے اسیطرح آئندہ کے امور بعض وقت ایک نبی پر منکشف کئے جاتے ہیں مگر تفصیلی علم نہیں دیا جاتا پھر جب ان کا وہ وقت آتا ہے تو خود بخود حقیقت کھلجاتی ہے ہم کہتے ہیں آنحضرت صلعم جو حکم ہو کر آئے تھے تو کیا آپ نے یہود کی کل باتیں تسلیم کر لی تھیں۔

قبل از عشا

دینی غیرت ایک مقام کے چند ایک احباب آریوں کے ایک ایسے جلسے میں گئے تھے جہاں آنحضرت صلعم

اور آپ کی پاک تعلیم پر ناجائز اور فحش سے بھرے ہوئے نا معقول حملے ہو رہے تھے اسپر حضرت اقدس نے ناراضگی کا اظہار کیا کہ یہ لوگ ایسی مخفلوں میں کیوں جاتے ہیں اور جب ایسے ذکر اذکار شروع ہوں تو کیوں نہیں اٹھکر چلے آتے ہماری رائے میں ہمارے احباب کو یہ طریق اختیار کرنا چاہیے کہ وہ اپنی ہفتہ وار کمیٹی میں ایسی باتوں کی تردید کیا کریں اور بذریعہ اشتہار کے ان تمام لوگوں کو مدعو کیا کریں جو کہ اعتراض کرتے ہیں یہ طریق نہایت امن اور عمدہ تبلیغ حق کا ہے اور غیرت دینی کے بہت اقرب ہے)

ختم نبوۃ اعتراض۔ ایک شخص کی طرف سے یہ سوال پیش ہوا کہ مرزا صاحب اپنی تصنیفات میں کہیں نبوۃ کی نفی کرتے ہیں اور کہیں جواز۔

جواب۔ فرمایا یہ اس کی غلطی ہے ہم اگر نبی کا لفظ اپنے لیے استعمال کرتے ہیں تو ہم ہمیشہ وہ مفہوم لیتے ہیں جو کہ ختم نبوۃ کا مخل نہیں ہے اور جب اس کی نفی کرتے ہیں تو وہ معنے مراد ہوتے ہیں جو ختم نبوۃ کے مخل ہیں۔

نیوگ اور طلاق طلاق پر آریوں کے اعتراض سنکر فرمایا کہ اگر طلاق ایسا امر ہوتا جو کہ کانشنس کے خلاف ہے تو پھر دیگر اقوام بھی اسے بجا نہ لاتیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی بھی ایسی قوم نہیں ہے جو ضرورت کے وقت عورت کو طلاق نہ دیتی ہو لیکن اگر نیوگ بھی ایسا ہی ہے تو آریوں کو چاہیے کہ اپنے قوم کے معزز اور برگزیدہ کوئی سو ممبر انتخاب کریں کہ جنکی اولاد نہ ہو اور پھر وہ اپنی عورتوں سے نیوگ کراویں اور شائع کریں کہ فلاں فلاں صاحب اپنی عورت سے نیوگ کرواتے ہیں جب تک وہ یہ نمونہ نہ دکھلادیں تب تک بحث فضول ہے اور جب وہ ایسا کریں تو پھر ہمکو ان پر کچھ افسوس ہوگا ہمارا اعتراض اس وقت تک ہے جب تک وہ اسے عملی طور پر قوم میں نہیں دکھلاتے اسیطرح اگر وہ بالمقابل چاہیں تو ہم اہل اسلام کے روساء اور معزز لوگوں کی ایسی فہرست طیار کر دینگے جنہوں نے معقول وجوہات پر اپنی بیویوں کو طلاق دی ہے۔

طلاق احمدی جماعت میں سے ایک صاحب نے اپنی عورۃ کو طلاق دی۔ عورت کے رشتہ داروں نے حضرت کی خدمت میں شکایت کی کہ بے وجہ اور بے سبب طلاق دی گئی ہے۔ مرد کے بیانوں سے یہ بات پائی گئی کہ اگر اسے کوئی ہی سزا دیجاوے مگر وہ اوس عورت کو بسانے پر ہرگز آمادہ نہیں ہے عورت کے رشتہ داروں نے جو شکایت کی تھی ان کا منشا تھا کہ پھر آبادی ہو اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ عورت مرد کا معاملہ آپسمیں جو ہوتا ہے اسپر دوسرے کو کامل اطلاع نہیں ہوتی بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی فحش عیب عورت میں نہیں ہوتا مگر تاہم مزاجوں کی ناموافقت ہوتی ہے جو کہ باہمی معاشرت کی مخل ہوتی ہے ایسی صورت میں مرد طلاق دیسکتا ہے بعض وقت عورت گو ولی ہو اور بڑی عابدہ اور پرہیزگار اور پاکدامن ہو ...... اور اس کو طلاق دینے میں خاوند کو بھی رحم آتا ہو بلکہ وہ روتا بھی ہو مگر پھر بھی چونکہ اس کی طرف سے کراہت ہوتی ہے اسی لیے وہ طلاق دیسکتا ہے مزاجوں کا آپسمیں موافق نہ ہونا یہ بھی ایک شرعی امر ہے اس لیے ہم اب اس میں دخل نہیں دیسکتے جو ہوا سو ہوا مہر کا جو جھگڑا ہو وہ آپس میں فیصلہ کر لیا جاوے۔

۲۷۔ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کیں ✲

ضرورۃ حکم جب مدت دراز گذر جاتی ہے اور غلطیاں پڑ جاتی ہیں تو خدا ایک حکم مقرر کرتا ہے جو ان غلطیوں کی اصلاح کرتا ہے آنحضرت صلعم حضرت مسیح کے ..... سو برس بعد آئے اُس وقت ساتویں صدی میں ضرورت پڑی۔ تو کیا اب چودہویں صدی میں بھی ضرورت نہ پڑتی اور پھر جس حال میں کہ ایک ملہم ایک صحیح حدیث کو وضعی اور وضعی کو صحیح بذریعہ الہام کے قرار دیسکتا ہے اور یہ اصول ان لوگوں کا مسلم ہے تو پھر حکم کو کیوں اختیار نہیں ہے ایک حدیث کیا اگر وہ ایک لاکھ حدیث بھی پیش کریں تو ان کی پیش کب چلسکتی ہے ✲

ہم نے اونچا کیا تھا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ذکر پر فرمایا کہ انہوں نے لکھا تھا کہ ہم ہی نے اونچا کیا تھا اور ہم ہی اسے نیچا گرا دینگے مگر ہم پوچھتے ہیں کہ انہوں نے چڑھانے کے لیے کیا کوشش کی تھی ہمپر تو سوائے خدا کے کسیکا ذرہ بھر بھی احسان نہیں ہاں اب گرانے کے لیے انہوں نے بہت کوشش کی اور جتنی اس نے کی اور کسی نے مطلق نہیں کی مگر خدا کے آگے کس کی پیش چلتی ہے، اس کے بعد مولوی صاحب کی شہادت نقل کے مقدمہ میں اور وہاں کرسی وغیرہ مانگنے کا ذکر ہوتا رہا اس پر حضرت نے فرمایا کہ علماء دین کے واسطے ظاہری بلندی چاہنی عیب میں داخل ہے قلوب میں عظمت ڈالنی انسانی ہاتھ کا کام نہیں ہے یہ ایک کشش ہوتی ہے جو کہ خدا کے ارادہ سے ہوتی ہے ہم کیا کر رہے ہیں جو ہزارہا آدمی کھچے چلے آتے ہیں یہ سب خدا کی کشش ہے ان لوگوں کی علمیت اور حکمت دانائی اُن کے کچھ کام نہ آئی مثنوی میں ایک قصہ لکھا ہے کہ ایک شخص دولتمند تھا مگر بیچارے کی عقل کم تھی وہ کہیں جانے لگا تو اس نے گدھے پر بورے میں ایک طرف جواہر ڈالے اور وزن کو برابر کرنیکے واسطے ایک طرف اتنی ریت ڈالدی۔ آگے چلتے چلتے اسے ایک شخص دانشمند ملا مگر کپڑے پھٹے ہوئے بھوک کا مارا ہوا سر پر پگڑی نہیں اس نے اس کو مشورہ دیا کہ تو نے ان جواہرات کو نصف نصف کیوں نہ دونوں طرف ڈالا اب ناحق جانور کو تکلیف دے رہا ہے اس نے جواب دیا کہ میں تیری عقل نہیں برتتا تیری عقل کے ساتھ نحوست ہے بلکہ میں تجھے بدبخت کا مشورہ بھی قبول نہیں کرتا ✲

ادب انسان کو چاہیے کہ جب کہیں جاوے تو سب سے نیچی جگہ اپنے لیے تجویز کرے اگر وہ کسی اور جگہ کے لائق ہوگا تو میزبان خود اُسے بلا کر جگہ دیگا اور اس کی عزت کرے گا۔

عوام الناس کی کم فہمی پر فرمایا کہ جن لوگوں کے دلمیں کجی ہے وہ فتنہ ہی کی طرف جاتے ہیں ...... جن لوگوں نے حضرت موسے اور عیسیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول نہ کیا انہوں نے آیات بینہ سے فائدہ نہیں اٹھایا حضرۃ موسیٰ علیہ السلام نے ایک حبشی عورت سے نکاح کیا تو لوگوں نے یہ اعتراض کیا کہ اگر یہ منجانب اللہ ہوتا تو حبشی سے نکاح نکرتا اس ذراسی بات پر ان کے تمام معجزات کو نظر انداز کر دیا ✲

قبل از عشا

معبر کی رائے کا اثر ایک شخص نے سوال کیا کہ جب خواب بیان کیا جاتا ہے تو یہ بات مشہور ہے کہ سب سے اول جو تعبیر معبر کرے وہی ہوا کرتی ہے اور اسی بنا پر یہ کہا جاتا ہے کہ ہر کس ناکس کے سامنے خواب بیان نہ کرنا چاہیے فرمایا جو خواب مبشر ہے اس کا نتیجہ انذار نہیں ہو سکتا اور جو منذر ہے وہ مبشر نہیں ہو سکتا اس لیے یہ بات غلط ہے کہ اگر مبشر کی تعبیر کوئی معبر منذر کی کرے تو وہ منذر ہو جاویگا اور منذر مبشر ہو جاویگا ہاں یہ بات درست ہے کہ اگر کوئی منذر خواب آوے تو صدقہ خیرات اور دعا سے وہ بلا ٹل جاتی ہے۔

تفاؤل کسی کے نام سے بطور ...... تفاؤل کے فال پر سوال ہوا فرمایا کہ یہ اکثر جگہ صحیح نکلتا ہے آنحضرت صلعم نے بھی تفاؤل سے کام لیا ہے۔ ایک دفعہ میں گورداسپور مقدمہ پر جا رہا تھا اور ایک شخص کو سزا ملنی تھی میرے دل میں خیال تھا کہ اُسے سزا ہوگی یا نہیں کہ اتنے میں ایک لڑکا ایک بکری کو گلو

طاعون کیمتعلق ایک تازہ الہام

قلنا یا ارض ابلعی ماءک و یا سماء اقلعی

اس الہام کیمتعلق جہانتک میری رائے ہے وہ یہ ہے کہ یہ عام شہروں اور دیہات کے متعلق نہیں اور نہ اس سے دوام منع ثابت ہوتا ہے غالباً یہی ہے کہ بعض دیہات اور شہروں میں جنکی نسبت خدا کا ارادہ ہے چند مہینوں تک طاعون بند رہی اور پھر جہاں خدا چاہیگا پھر پھوٹ پڑیگی اور یہ کلی بند نہیں ہوگی جبتک وہ

✲ الہام۔ مورخہ ۲۷۔ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء کی شام کو فرمایا۔ رب انی مظلوم فانتصر۔ مورخہ ۲۹۔ اپریل کو یہ الہام ہوا۔ انا نرث الارض نأکلھا من اطرافہا۔

اور آپ کی پاک تعلیم پر ناجائز اور فحش سے بھرے ہوئے نامعقول حملے ہو رہے تھے اسپر حضرت اقدس نے ناراضگی کا اظہار کیا کہ یہ لوگ ایسی مجلسوں میں کیون جاتے ہین اور جب ایسے ذکر اذکار شروع ہوں تو کیون نہین اٹھکر چلے آتے ہماری رائے مین ہمارے احباب کو یہ طریق اختیار کرنا چاہئے کہ وہ اپنی ہفتہ وار کمیٹی مین ایسی باتون کی تردید کیا کرین اور بذریعہ اشتہار کے ان تمام لوگون کو مدعو کیا کرین جو کہ اعتراض کرتے ہین یہ طریق نہایت امن اور عمدہ تبلیغ حق کا ہے اور غیرت دینی کے بہت اقرب ہے)

ختم نبوۃ اعتراض - ایک شخص کی طرف سے یہ سوال پیش ہوا کہ مرزا صاحب اپنی تصنیفات مین کہین نبوۃ کی نفی کرتے ہین اور کہین جواز -

جواب - فرمایا یہ اس کی غلطی ہے ہم اگر نبی کا لفظ اپنے لئے استعمال کرتے ہین تو ہم ہمیشہ وہ مفہوم لیتے ہین جو کہ ختم نبوۃ کا مخل نہین ہے اور جب اس کی نفی کرتے ہین تو وہ معنے مراد ہوتے ہین جو ختم نبوۃ کے مخل ہین -

نیوگ اور طلاق طلاق پر آریون کے اعتراض سنکر فرمایا کہ اگر طلاق ایسا امر ہوتا جو کہ کانشنس کے خلاف ہے تو پھر دیگر اقوام بھی اسے بجا نہ لاتین لیکن ہم دیکھتے ہین کہ کوئی بھی ایسی قوم نہین ہے جو ضرورت کیوقت عورت کو طلاق نہ دیتی ہو لیکن اگر نیوگ بھی ایسا ہی ہے تو آریون کو چاہئے کہ اپنے قوم کے معزز اور برگزیدہ کئی سو ممبر انتخاب کرین کہ جنکی اولاد نہ ہو اور پھر وہ اپنی عورتون سے نیوگ کراوین اور شائع کرین کہ فلان فلان صاحب اپنی عورت سے نیوگ کرواتے ہین جب تک وہ یہ نمونہ نہ دکھلاوین تب تک بحث فضول ہے اور جب وہ ایسا کرین تو پھر ہمکو ان پر کچھ افسوس ہوگا ہمارا اعتراض اس وقت تک ہے جب تک وہ اسے عملی طور پر قوم مین نہین دکھلاتے اسیطرح اگر وہ بالمقابل چاہین تو ہم اہل اسلام کے روساء اور معزز لوگون کی ایسی فہرست طیار کردینگے جنہون نے معقول وجوہات پر اپنی بیویون کو طلاق دی ہے۔

طلاق احمدی جماعت مین سے ایک صاحب نے اپنی عورت کو طلاق دی - عورت کے رشتہ دارون نے حضرت کی خدمت مین شکایت کی کہ بے وجہ اور بے سبب طلاق دی گئی ہے - مرد کے بیانون سے یہ بات پائی گئی کہ اگر اسے کوئی بھی سزا دیجاوے مگر وہ اوس عورت کو بسانے پر ہرگز آمادہ نہین ہے عورت کے رشتہ دارون نے جو شکایت کی تھی ان کا منشا تھا کہ پھر آبادی ہو اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ عورت مرد کا معاملہ آپسمین جو ہوتا ہے اسپر دوسرے کو کامل اطلاع نہین ہوتی بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی فحش عیب عورت مین نہین ہوتا مگر تاہم مزاجون کی ناموافقت ہوتی ہے جو کہ باہمی معاشرت کی مخل ہوتی ہے ایسی صورت مین مرد طلاق دیسکتا ہے بعض وقت عورت گو ولی ہو اور بڑی عابدہ اور پرہیزگار اور پاکدامن ہو ....اور اس کو طلاق دینے مین خاوند کو بھی رحم آتا ہو بلکہ وہ روتا بھی ہو مگر پھر بھی چونکہ اس کی طرف سے کراہت ہوتی ہے اسی لئے وہ طلاق دیسکتا ہے مزاجون کا آپسمین موافق نہونا یہ بھی ایک شرعی امر ہے اس لئے ہم اب اس مین دخل نہین دیسکتے جو ہوا سو ہوا مہر کا جو جھگڑا ہو وہ آپس مین فیصلہ کر لیا جاوے -

۲۷ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کین ٭

ضرورت حکم جب مدت دراز گذرجاتی ہے اور غلطیان پڑجاتی ہین تو خدا ایک حکم مقرر کرتا ہے جو ان غلطیون کی اصلاح کرتا ہے آنحضرت صلعم حضرت مسیح کے ...سو برس بعد آئے اُس وقت ساتوین صدی مین ضرورت پڑی - تو کیا اب چودہوین صدی مین بھی ضرورت نہ پڑتی اور پھر جسحال مین کہ ایک ملہم ایک صحیح حدیث کو وضعی اور وضعی کو صحیح بذریعہ الہام کے قرار دیسکتا ہے اور یہہ اصول ان لوگون کا مسلمہ ہے تو پھر حکم کو کیون اختیار نہین ہے ایک حدیث کیا اگر وہ ایک لاکھہ حدیث بھی پیش کرین تو ان کی پیش کب چلسکتی ہے +

ہم نے اونچا کیا تھا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ذکر پر فرمایا کہ انہون نے لکھا تھا کہ ہم ہی نے اونچا کیا تھا اور ہم ہی اسے نیچا گرادینگے مگر ہم پوچھتے ہین کہ انہون نے چڑہانے کے لئے کیا کوشش کی تھی ہمپر تو سوائے خدا کے کسیکا ذرہ بھر بھی احسان نہین ہان اب گرانے کے لئے انہون نے بہت کوشش کی اور جتنی اس نے کی اور کسی نے مطلق نہین کی مگر خدا کے آگے کس کی پیش چلتی ہے

اس کے بعد مولوی صاحب کی شہادت مقتل کے مقدمہ مین اور وہان کرسی وغیرہ مانگنے کا ذکر ہوتا رہا اس پر حضرت نے فرمایا کہ علماء دین کے واسطے ظاہری بلندی چاہنی عیب مین داخل ہے قلوب مین عظمت ڈالنی انسانی ہاتھ کا کام نہین ہے یہ ایک کشش ہوتی ہے جو کہ خدا کے ارادہ سے ہوتی ہے ہم کیا کرتے ہین جو ہزارہا آدمی کھچے چلے آتے ہین یہ سب خدا کی کشش ہے ان لوگون کی علمیت اور حکمت دانائی اُن کے کچھ کام نہ آئی مثنوی مین ایک قصہ لکھا ہے کہ ایک شخص دولتمند تھا مگر بیچارے کی عقل کم تھی وہ کہین جانے لگا تو اس نے گدہے پر بوری مین ایک طرف جواہر ڈالے اور وزن کو برابر کرنیکے واسطے ایک طرف اتنی ریت ڈالدی - آگے چلتے چلتے اسے ایک شخص دانشمند ملا مگر کپڑے پھٹے ہوئے بھوک کا مارا ہوا سر پر پگڑی نہین اس نے اس کو مشورہ دیا کہ تو نے ان جواہرات کو نصف نصف کیون نہ دونون طرف ڈالا اب ناحق جانور کو تکلیف دے رہا ہے اس نے جواب دیا کہ مین تیری عقل نہین برتتا تیری عقل کے ساتھ نحوست ہے بلکہ مین تجھ بدبخت کا مشورہ بھی قبول نہین کرتا ٭

ادب انسان کو چاہئے کہ جب کہین جاوے تو سب سے نیچی جگہ اپنے لئے تجویز کرے اگر وہ کسی اور جگہ کے لائق ہوگا تو میزبان خود اُسے بلا کر جگہ دیگا اور اس کی عزت کرے گا -

عوام الناس کی کم فہمی پر فرمایا کہ جن لوگون کی دلمین کجی ہے وہ قصے کہانیون کی طرف جاتے ہین ... جن لوگون نے حضرت موسٰے اور عیسٰی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول نہ کیا انہون نے آیات بینہ سے فائدہ نہین اٹھایا حضرۃ موسی علیہ السلام نے ایک حبشنی عورت سے نکاح کیا تو لوگون نے یہ اعتراض کیا کہ اگر یہ منجانب اللہ ہوتا تو حبشن سے نکاح نکرتا اس ذراسی بات پر ان کے تمام معجزات کو نظر انداز کردیا +

قبل از عشا

معبر کی رائے کا اثر ایک شخص نے سوال کیا کہ جب خواب بیان کیا جاتا ہے تو یہ بات مشہور ہے کہ سب سے اول جو تعبیر معبر کرے وہی ہوا کرتی ہے اور اسی بنا پر یہ کہا جاتا ہے کہ ہر کس ناکس کے سامنے خواب بیان نہ کرنا چاہئے فرمایا جو خواب مبشر ہے اس کا نتیجہ انذار نہین ہو سکتا اور جو منذر ہے وہ مبشر نہین ہو سکتا اس لئے یہ بات غلط ہے کہ اگر مبشر کی تعبیر کوئی معبر منذر کی کرے تو وہ منذر ہو جاویگا اور منذر مبشر ہو جاویگا ہان یہ بات درست ہے کہ اگر کوئی منذر خواب آوے تو صدقہ خیرات اور دعا سے وہ بلا ٹل جاتی ہے -

تفاعل کسی کے نام سے بطور ......تفاعل کے فال پر سوال ہوا فرمایا کہ یہ اکثر جگہ صحیح نکلتا ہے آنحضرت صلعم نے بھی تفاعل سے کام لیا ہے - ایک دفعہ مین گورداسپور مقدمہ پر جا رہا تھا اور ایک شخص کو سزا ملنی تھی میرے دل مین خیال تھا کہ اسے سزا ہوگی یا نہین کہ اتنے مین ایک لڑکا ایک بکری کو گلے

طاعون کے متعلق ایک تازہ الہام

قلنا یا ارض ابلعی مائک و یا سماء اقلعی

اِس الہام کے متعلق جہانتک میری رائے ہے وہ یہ ہے کہ یہ عام شہرون اور دیہات کے متعلق نہین اور نہ اس سے دوام منع ثابت ہوتا ہے غالبا یہی ہے کہ بعض دیہات اور شہرون مین جنکی نسبت خدا کا ارادہ ہے چند مہینون تک طاعون بند رہے اور پھر جہان خداوند قدیر چاہے پھر شروع ہو اور بکلی بند نہین ہوگی جبتک وہ

٭ الہام - مورخہ ۲۷ - اپریل ۱۹۰۳ء کی شام کو فرمایا - رب انی مظلوم فانتصر -) مورخہ ۲۹ - اپریل کو یہ الہام ہوا - انا نفرت الارض ننقصہا من اطرافہا -

آریہ سماج چھینا کے سالانہ جلسہ میں ایک احمدی ممبر کے سوال و جواب

ه مشا مباحثہ

میاں جمال الدین صاحب نے یہ بھی شرط پیش کی کہ اثنائے گفتگو میں تالی ہرگز نہ بجائی جاوے اس کے بعد پہلا موقعہ سوال کا میاں جمال الدین صاحب کو دیا گیا۔

میاں جمال الدین صاحب احمدی۔

آریہ صاحبان کا یہ اعتقاد ہے جو پرانو یعنے روح و مادہ انادی و قدیم ہیں انکو پرمیشر نے پیدا نہیں کیا یہ بذات خود قایم ہیں۔ اسپر اعتراض یہ ہے کہ جبکہ پرمیشر روح اور مادہ کو پیدا نہیں کرسکتا اور نہ انکو نیست و نابود کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ پھر سرب شکتی مان نہ رہا کیونکہ سرب شکتی مان اسی کو کہتے ہیں جو تمام طاقتیں رکھتا ہو جسمیں تمام طاقتیں نہیں اُسپر سرب کا لفظ عائد نہیں ہو سکتا۔

(۲) اگر اس سے آریوں کا پرمیشر محتاج بھی ثابت ہوا کیونکہ اگر اُس کو روح و مادہ نہ ملتے تو خلقت کہاں سے پیدا کرتا آپ تو کچھ پیدا نہ کرسکا آخر جب چاپ ہی بیٹھا رہتا۔

(۳) محدود بھی ثابت ہوا وہ اس طرح کہ خدا بھی ازلی و ابدی اور ارواح اور مادہ بھی ازلی و ابدی چیزیں ہیں جس مکان اور زمان سے روح اور مادہ کا تعلق اور ٹھہراؤ ہے خدا کا اس جگہ تعلق نہیں ہو سکتا جیسے کہ ایک شخص اپنے نصف گاؤں کا مالک ہے اور دوسرے نصف کے اس کے شرکا مالک ہیں اگرچہ ایک اپنی طاقت میں کمزور اور دوسرا اپنی طاقت اور مرتبہ اور حکومت میں طاقتور ہوتا ہم بھی نہ عقلاً نہ رواجاً نہ قانوناً کمزور کی ملکیت میں طاقتور کا دخل ہو سکتا ہے ویسے ہی خدا تعالیٰ کا ارواح اور مادہ کے ازلی ابدی ہونے کے باعث اُنکی مکان و زمان میں لگاؤ نہیں ہو سکتا اسی طرح اُس کے حد بست قایم ہوگئی یعنی وہ محدود ہو گیا اور لامحدود نہ رہا۔

پنڈت بخشی رام صاحب

بیشک روح اور مادہ ازلی و ابدی یعنے خود بخود ہیں اور خدا بھی ازلی و ابدی ہے اس کی ایسی مثال ہے جیسے راجہ اور پرجہ کہ اگر پرجہ ہے تو راجہ بھی ہے اگر راجہ ہو اور پرجہ نہ ہو تو بھی کام ٹھیک نہیں ہے اگر پرجہ ہو اور راجہ نہ ہو تو بھی ٹھیک نہیں ہے اگر بہ فرض محال ایسا ہی مانا جائے کوئی وقت یا زمانہ ایسا ہو کہ روح اور مادہ نہیں تھا تو اسوقت خدا کیا کرتا تھا کیا خالق تھا اور رازق تھا اور رحمان تھا اور رحیم تھا وہ ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا۔

اور یہ جو کہا گیا کہ وہ سرب شکتی مان نہیں رہا۔ اگر ایسا ہی مانا جاوے تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ خدا میں شرارت بھی ہے یا وہ ہلاک نہیں ہو سکتا ہے اگر وہ ہلاک نہ ہو سکے تو پھر وہ سرب شکتی مان نہ رہا [illegible] اپنے جیسے پیدا کرنے کی طاقت نہیں یعنی ان دو قوتوں کے ہونے سے شکتی مان ہے ویسا ہی اس قوت کے نہ ہونے سے شکتی مان ہے۔

میاں جمال الدین صاحب احمدی

پنڈت صاحب فرماتے ہیں کہ خدا بھی ازلی و ابدی اور روح اور مادہ ازلی و ابدی ہے اس پر تو آریہ سماج پر ایک اور بھی اعتراض پڑ گیا ہے وہ یہ کہ ان کا دعوے ہے کہ ہم نے ہندوؤں کی بت پرستی سے بیزار ہو کر توحید کو قائم کیا ہے میرے خیال میں تو یہ ان سے بھی بدتر ہو گئے ہیں کیونکہ انہوں نے تو اپنے بزرگ مہاتماؤں کی شکل پر بت بنا لئے ہیں کہ خدا ان میں ظہور کرتا ہے اور آریوں نے تو ایک ذرہ ذرہ کو خدا کی ذات کے ساتھ شریک کر دیا بلکہ چوڑھے اور چمار کی روح اور ذرات جسم کو بھی پرمیشر کی قدامت کے ساتھ قدیم کر دیا ہے اور یہ جو راجہ اور پرجہ کی مثال بیان کی ہے اگر اس طرح ہی مانا جاوے تو ہمکو یقینی پتہ ہے کہ قریباً دو ڈھائی سال کا عرصہ ہوا ہو گا جب ہندوستان میں مسلمان بادشاہ تھے اور تمام رعایا ان کے تابع تھی اور ان کے بعد پرجہ نے اتفاق کرکے ان کی بادشاہی کو رد کیا۔

ایک طاعون زدہ کی نجات

موضع آدوران ضلع گوجرانوالہ میں ایک ہمارے احمدی بہن کو سخت طاعون ہوا اس حال میں ایک بڑی اونچی آواز سے جہاں تک ہوسکتا تھا وہ کہتی تھی

سچیاں ساتھ رلائیں وے بالکا سچیاں ساتھ رلائیں

اور کبھی پر بلند زور سے اس کی یہ آواز ہوتی مرزا صاحب سچے مرزا صاحب سچے اور اسی عالم بیہوشی میں اس نے بہت سے اسرار دیکھے اور اپنے بھانجے سے کہا کہ اُن کو حضرت تک پہونچا دیا جاوے اس نے دیکھا کہ ایک نہایت خوبصورت ہاتھ تھا اور وہ خدا تعالے کا ہاتھ تھا جو کہ میری گردن میں پڑا ہوا تھا اس ہاتھ نے مجھے چار گھاٹیاں دکھلائیں اور کہا کہ دیکھ یہ گھاٹیاں ہیں نیز بڑے خوبصورت لڑکے دکھلائی دینے لگے ایک لڑکے کے ہاتھ میں ایک گلاب کا بڑا خوبصورت پھول پکڑا ہوا تھا جو وہ مجھے دکھلا رہا تھا پھر ہماری اس طاعون زدہ بہن نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ آندھیاں بڑی سخت چلینگی اور بہت لوگ طاعون سے مرینگے اور میں تجھے لوہے کی مانند کر دونگا اور جب آندھی آوے تو تو اپنے بال بچوں کو لیکر اندر بیٹھ جانا اور کوئی خطرہ دل میں مت لانا اور تو لوگوں کے ساتھ کلام کرنا بند کردے اور وہ کہتی ہے جب میں بیمار تھی تو جو حضور کا مرید خالص تھا وہ تو مجھے [illegible] کہتی ہے کہ خدا تعالے نے مجھے کہا ہے کہ قادیان سے تجھے حکم آویگا اور تو اس کے مطابق کرنا۔ پھر اس نے دیکھا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادہ (عبدالحی) اس موضع میں تشریف لائے ہیں اس نے اپنے خاوند کو کہا کہ ان کو کیوں تکلیف دی ان کو بڑی خاطر داری سے رخصت کردو۔ یہ ہماری بہن طاعون سے بالکل شفایاب ہو گئی ہے اور اس کے ساتھ ہی ایک دو مستورات اور بھی مبتلائے طاعون تھیں ان میں سے ایک فوت ہو گئی اور باقی کی خبر نہیں۔

[illegible]

علاقہ گوجرانوالہ سے اس مضمون کے بکثرت خطوط آتے ہیں کہ اے خدا کے مسیح واسطے خدا کے ہمیں طاعون سے بچا اور ہماری صحت اور زندگی کیلئے خدا سے دعا کر آج کل قادیان میں خاص التزام کے ساتھ نماز میں طاعون سے نجات کیواسطے دعا کیجاتی ہے اس لئے ہر ایک مقام کی جماعت کو چاہیے کہ اپنے اور اپنے دوسرے بھائیوں اور بہنوں کیواسطے بھی دعا کریں کہ خدا ہر جگہ ان کو اس مرض سے محفوظ رکھے۔

[illegible]

اخبار عام لاہور مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۰۳ء میں ناظرین اخبار عام سے بدیں وجہ کہ اُن کے دو عزیز بھائی جنہیر کارخانہ کی انتظامی حالت کا مدار ہے اور نیز [illegible] ان طاعون [illegible] دعا کی درخواست کی گئی ہے کہ خداوند عالم کیطرف سے سخت امتحان کا موقعہ ہے اور ہم اپنے بے شمار مہربانوں کیخدمت میں دست بستہ عرض کرتے ہیں کہ ہم گنہ گار بندوں کے حق میں دعا کریں اور پھر آگے لکھا ہے کہ ہمکو پورا نشچے اور پختہ اعتبار اپنے پروردگار سے ہے کہ وہ دیالو پرمیشور ضرور اپنی رحمت اور پردہ پوشی کی تعریف کے لحاظ سے ہماری اعمال کیوجہ سے ہمکو اس مصیبت سے نجات دیگا اور ملکی خدمت کے فرائض پر بدستور قائم رکھیگا اس لئے ہم بھی تہِ دل سے ان کی عزیزوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور ان سے خاص ہمدردی ہے بدین وجہ کہ ہمیں کہ اخبار عام کا ہمیشہ سے یہ شیوہ رہا ہے کہ بزرگان دین کے حق میں ہمیشہ ادب کو ملحوظ رکھا جاوے۔ خدا تعالیٰ ان کے عزیزوں کو اس مرض سے نجات دے اور ہم اپنے ناظرین سے بھی التماس کرتے ہیں کہ وہ ان کیلئے دعا کریں۔

مقدمہ

گورداسپور میں حکیم فضل دین صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب نے جو دو فوجداری . . . . مولوی کرم دین صاحب پر کئے تھے اور عدالت گورداسپور سے ان مقدمات کو جہلم میں تبدیل کرانیکی جو درخواست مولوی کرم دین صاحب نے چیف کورٹ میں دی تھی وہ نامنظور ہوئی ہے اور چیف کورٹ نے فیصلہ احمدی صاحبان کے حق میں دیا ہے۔

البدر

اس کی تائید مین منشی نواب خانصاحب تحصیلدار گجرات اور نیز منشی ہدایت اللہ صاحب پشاوری خط لکھتے ہین۔

کے بارے مین امرتسر۔ اور لاہور اور حیدرآباد دکن سے تائیدی مشورے آئے ہین اس لئے دیگر احباب سے گذارش ہے کہ وہ بھی اپنے قیمتی مشوروں سے جلد اطلاع دیوین۔

بقایا داران البدر

برادران۔ آجتک مختلف نمبرون مین آپ پر ان مالی مشکلات کا اظہار کیا گیا ہے جو کہ البدر کی اشاعت مین حارج ہوئے ہین اور حساب کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ ابھی تک پونے چار سو روپیہ کے قریب ہمارے احباب کی طرف بقایا ہے چونکہ اخبار کے اجرا کا مدار بہت کچھ اس پر ہے کہ قیمتیں وصول ہون اس لئے ہر ایک بقایا دار بھائی کو چاہیے کہ جلدی اپنے حساب بیباق کرین اور اس بات سے کبھی بھی غافل نہ ہون کہ البدر کی مستقل اشاعت ہمیں خدا کے فضل سے توفیق پاکر ایک ہزار کرنی ہے اس وقت ۵۰۰ اشاعت ہے۔

ہمارے احباب مین سے منشی احمدین صاحب عرائض نویس درجہ اول گوجرانوالہ جنہون نے پانصد خریدار ہم پہونچانیکا قرضہ اپنے ذمہ لیا ہے۔ اور حافظ غلام رسول صاحب سوداگر وزیرآباد خصوصیت سے شکریے کے قابل ہیں جو کہ بڑی سرگرمی سے کوئی نہ کوئی خریدار بھیجتے رہتے ہین۔

کے کچھ مختلف نمبر ہمارے پاس موجود ہین جو اصحاب اپنے فائلون کو پورا کرنا چاہیں وہ خرید سکتے ہین۔ فی نمبر قیمت ۱/ ہے مگر نمبر سات بالکل نہیں ہے

لاڑکانہ۔ یہ امر بالکل سچ ہے کہ امسال حاجیوں کو بہت تکلیف ہوئی ہے ایک احمدی صاحب بھی ملک کشمیر سے حج کو گئے تھے وہ حج کر کے اب واپس آئے تھے تو بیان کرتے تھے کہ قریب ایک صد کے آدمیوں کی جان گئی ہے اور وہان کے عمالون نے اخراجات سفر وصول کرنے مین ظالمانہ طریق رکھا جس سے حاجیون کو سخت مشکلات پیش آتے دیدہ دانستہ خطرہ مین جان کو ڈالنا اچھا نہیں ہے خدا تعالےٰ فرماتا ہے من استطاع الیہ سبیلا۔ اس امر کو دیکھ لینا ضروری ہے۔

گذشتہ نمبر مین جو مضمون ڈائری اس کی اشاعت اور ترتیب پر ہمنے دیا ہے ادسی ہمنے صرف رفع مغالطہ کیواسطے لکھا تھا لیکن ہمارے محسن اور مربی حکیم نورالدین صاحب نے اس پر مورخہ ۲۴ کی شام کو ایک ریمارک پاس کیا ہے جسنے ہمیں بہت پشیمان کیا اور جس کے ذریعہ سے ایک حجاب ظلمت کا قلب سے اٹھتا ہوا محسوس ہوا۔ آپنے فرمایا کہ مجھے یہ مضمون پڑھ کر افسوس ہوا کہ ابھی جماعت ہی کیا ہے اور اس جماعت کے اخبار ہی کیا ہین صرف دو اخبار نکلتے ہین اور وہ بھی آپس مین نوک جھوک کرتے ہین۔ مین نے معذرت کی کہ میرا جواب دفاعی ہے تو فرمایا کہ اگر نہ لکھتے اور صبر سے کام لیتے تو کیا حرج تھا اور ہمنے تو صرف البدر کا ہی مضمون پڑھا ہے

بہر حال اس نصیحت مین ایک نکتہ معرفت اور توکل کا سبق اور اسباب پرستی سے اجتناب کی تعلیم ہے لہذا مین آئندہ آپس مین ایسی تحریر کرنے سے توبہ کرتا ہون۔

از دوالمیال **شبکوری** - اگر باعث گرمی کے ہو تو تخم خیارین - تخم خرفہ - تخم کاہو

۳ ماشہ ۳ ماشہ ۳ ماشہ

صبح شام گھوٹ کر پیوین اور دیسی سرمہ اور دیسی روشنائی سیاہ آنکھ مین لگاوین اگر سردی سے ہو تو آملہ سار۔ فلفل دراز کو سرمہ سا باریک کرکے لگاوین اور کلیجی یعنی جگر کو آگ پر رکھ کر جو اس کا پانی نچڑے اسے آنکھ مین ڈالین۔

از امرتسر - شکایت - دماغ بندی - خوشبو بدبو کا احساس نہیں ہوتا - مادہ ناک کے اندر جمع ہو کر خشک ہو جاتا ہے۔

اکثر دفعہ علاج سے فائدہ نہیں ہوتا اور سالہا سال گذر جاتے ہین باعث یہ ہوتا ہے کہ ناک کے اندر مسّہ وغیرہ پیدا ہو کر مادہ کو اخراج سے روکتے ہین اور دماغ خوشبو بدبو کا احساس نہیں کرتا اس لئے غور سے دیکھین کہ ناک مین مسّہ تو نہیں ہے اگر ہو تو کٹوا دیا جاوے اور دوبارہ حال سے اطلاع دیجاوے۔

از لائل پور - کالی کھانسی - ڈاکٹر محمد اسمٰعیل [illegible]

پوٹاسی آئوڈائڈ - پوٹاسی برومائڈ - ٹنکچر بلاڈونا

۵ گرین ۴ گرین ۵ بوند

ٹنکچر لوبیلیا - سپرٹ کلوروفارم - گلسرین

۱۰ بوند ۱۰ بوند ۱ اونس

۳ سال کے بچہ کو ۳ گھنٹہ بعد ایک ایک ڈرام دیجاوے اگر دو تین روز مین اس سے افاقہ نہ ہو تو لائیکوار آرسینی کیلس ایک انگریزی عرق ہے وہ ایک ایک بوند ایک ڈرام پانی مین ملا کر بعد غذا کے دو۔

نظم

ہمارے رب کو حاصل ہے ہزار اک صورت یکتائی — نہیں ثانی کوئی اس کا عبث ہو ہیں عیسائی
نہ باوا ہے نہ بیٹا ہے نہ اس کا کوئی ہمسر ہے — یہی تعریف سچی اسکی ہے قرآن مین آئی
مگر ہان اسکو اپنے خاص بندوں سے تعلق ہے — کہ جیسے اپنی بچے سے محبت کرتی ہے مائی
جہان میں اب خدا نے ایک بندہ کو کیا نازل — شہادت جسکی حق مین چاند اور سورج نے سنائی
مگر جو دل کے اندھے ہین نہیں پہچانتے اسکو — نہ سنتے ہیں وہ بہرے گو ملائک کی صدا آئی
نہیں ثانی کوئی اس بندہ حق کا جہان میں اب — خدا جانے کہ کس کے منتظر ہین تم بہائے
یہ عیسیٰ ہے یہ مہدی ہے کرو اگر زیارت تم — کرو تم شکر کے سجدے یہ نعمت ہمکو ہاتھ آئی
ترستے مر گئے اسکی زیارت کے لئے اکثر — خدا کا فضل ہے تم پر یہ صورت تمکو دکھلائی
بحسب وعدہ دنیا مین خدا نے اسکو بھیجا ہے — مخالف پارٹی ذی سخت ہے لیکن خطا کھائی
صدی کے سر پہ آیا ہے نشان ہمراہ لایا ہے — نہین جو مانتے اسکو وہ ملانے مین سودائی
بر اکنتے ہین جو اسکو نہیں گے وہ نہ آخر — جو دسوا اسکو کرتے ہین رہینگی انکو رسوائی
کرو دیکھلے رسولوں کے صحیفوں پر نظر یارو — کہ کیونکر رسولوں کو منکروں نے ہی سزا پائی
تبہ ہوتے چلے آئے ہمیشہ منکران حق — تبہ کاروں پہ آخر کو تباہی بے تشبہ آئی
ذرا سوچو ذرا سمجھو پڑھو قرآن کو دل سے — کرو گی قعر دوزخ مین جو ہو کر تمنے کھائی
تباہ پہلے ہوئے تم سے یہودی سرکشی کر کے — نصاریٰ کی بھی کمبختی تمہاری بدیدہ آئے
سزا کا اب تمہارا وقت آیا ہے ذرا سنبھلو — ڈرو اللہ سے طاعون اب نزدیک ہے آئی
تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ وہ دن آنیوالا ہے — پھریگی نفسی نفسی کہتی کل مخلوق گھبرائی
مسلمانو کرو غیرت ذرا دیکھو خوش سے شرماؤ — خودی کر کے نہ تم لوگو بنو شیطان کے بھائی
رسول حق بلاتا ہے تم آؤ اس کی جانب کو — وہ گواہ صدق ہے یارو غلط کہتا ہے سودائی
بنائی نوح نے کشتی تم آکر اس پہ جڑ بیٹھو — امان طوفان سے پاؤ کہ جیسے ہمنے ہے پائی
تمسخر مین اگر تمنے ہی کی بات کو ٹالا — تو وہ طوفان کی ساعت ابھی آئی ابھی آئی
دلونکو صاف کر کے اپنے حق سے یہ دعا مانگو — الٰہی فضل کر دیتا کہ مشکل ہمکو پیش آئی
خدا کے روبرو تم عاجزی سے گر پڑو لوگو — کرو توبہ کہ گھڑی ہے سر پہ آفت اور رسوائی
ہماری قوم مردہ تھی خدا نے زندگی بخشی — خدا نے ہمکو دکھلائی مسیحائی مسیحائی
جو موسیٰ کیلئے عیسیٰ وہ پیر کشتہ بن مبعوث — خدا جسکو بتاتے ہین یہ یارو دلمین عیسائے
محمد کا یہ عیسیٰ ہے ہوا ہم میں جو یہ نازل — غلامی جسکی باعث ہمنے ہے دجال سے پائی
[illegible]
ادھر آؤ ادھر آؤ سنو آواز مہدی کی — تغافل چھوڑ دو بھائی تغافل چھوڑ دو بھائی
کرم کرنا الٰہی امت احمد یہ تو اپنا — ہمین تو بخش بینائی ہمین تو بخش شنوائی
بنائے ہمکو تو اپنا بنائے ہمکو تو بنا — بنا دے ہمکو تو دیندار بنا دے ہمکو مولائی
ہمین ایمان پر قائم کر ہمین توبہ تیار کر — ہمین عاشق بنا اپنا ہمین کر اپنا شیدائی
بچا طوفان سے ہمکو جیتے شیطان سے ہمکو — دکھا اعدا کو نیچا بخش ہمکو سب پہ بالائی

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت مین داخل ہونے والون کی فہرست

نمبر شمار	نام	مقام									
			۳۵	میاں محمد عمر خان صاحب بستی علی خان		۷۱	چودہری جیوا صاحب	مانگا	۱۰۷	میان واہگو صاحب	
			۳۶	ریاست پٹیالہ		۷۲	میان بڈھا صاحب عرضی نویس		۱۰۸	میان راجو صاحب	
۱	محمد نور صاحب	دتہ خیل	۳۷	میان الہ دیا صیقل گر (ریاست)	پٹیالہ	۷۳	بٹالین اپر برہما		۱۰۹	میان فضلدین صاحب	امرتسر
۲	میان غلام رسول صاحب	″	۳۸	مولوی محمد نادر خانصاحب ہیڈ		۷۴	میان پیر بخش صاحب جہلم	جہلم	۱۱۰	رحمت علے نمبردار (تلونڈی	لدھیانہ
۳	میان محمد ایوب صاحب	″	۳۹	ماسٹر مدرسہ	چندوسی	۷۵	میان میر محمد صاحب		۱۱۱	محمد حسین صاحب مدرس ریاضی	
۴	میان داؤد صاحب	″	۴۰	مساۃ راجن زوجہ چوہڑ (قلعہ	دیدار سنگھ	۷۶	میان نور احمد صاحب		۱۱۲	گورنمنٹ سکول شہر انبالہ	
۵	میان فیض اللہ صاحب	″	۴۱	میان کرم علی صاحب ″	″	۷۷	اہلیہ میان محمد بخش صاحب		۱۱۳	محمود حسن پسر محمد حسن	
۶	میان عبد اللہ جلن صاحب	″	۴۲	میان شیخ نتھو صاحب (جنوڑ)	پٹیالہ	۷۸	اہلیہ ٹوٹا صاحب		۱۱۴	احمد حسن ″	
۷	میان محمد کریم صاحب	″	۴۳	میان عبد الوہاب صاحب ″	″	۷۹	اہلیہ اسمعیل صاحب		۱۱۵	چودہری سلطان عمر خان	ہوشیار
۸	میان محمود صاحب	″	۴۴	میان برکت علی صاحب (سلطانپور)	کپورتھلہ	۸۰	اہلیہ ولی محمد صاحب		۱۱۶	میان علی بخش صاحب (کھارا)	گورداسپور
۹	میان فیض محمد صاحب	″	۴۵	میان محمد حسین صاحب ″	″	۸۱	میان غلام رسول صاحب		۱۱۷	میان احمد صاحب (نوان پنڈ	″
۱۰	مساۃ شان بی بی صاحبہ	″	۴۶	میان عبد الرحمن (کوٹ ٹوسکہ)	سیالکوٹ	۸۲	عالمہ بی بی بنت میاں رحیم بخش		۱۱۸	میان عبد اللہ صاحب	
۱۱	مساۃ آمنہ بی بی صاحبہ	″	۴۷	میان ابراہیم صاحب کشمیری ″	″	۸۳	دولت بی بی ″		۱۱۹	میان شہاب الدین صاحب	″
۱۲	میان عبد الحی صاحب	″	۴۸	میان انعام اللہ صاحب (قلعہ دیدار سنگھ)	گوجرانوالہ	۸۴	الہ دین طالب علم موکریان خورد	سیالکوٹ	۱۲۰	میان پیڈا صاحب (تنگل)	″
۱۳	میان اسحق صاحب	″	۴۹	منشی الہ دتا صاحب مدرس ″	″	۸۵	مساۃ دولان اہلیہ غلام محی الدین	لاہور	۱۲۱	میان کالو صاحب (نوان پنڈ)	″
۱۴	میان اسمعیل صاحب	″	۵۰	میان مرتضی صاحب ″	″	۸۶	مساۃ عظمت بیوہ امیر علی (نالہ)	ننگری	۱۲۲	میان تہا صاحب	
۱۵	میان سلیمان صاحب	″	۵۱	اہلیہ ″ ″	″	۸۷	مساۃ ولایت بنت امیر علی	″	۱۲۳	میان عصمت اللہ صاحب	قادر آباد
۱۶	میان محمد کریم صاحب	″	۵۲	میان محمد عالم صاحب ″	″	۸۸	میان احمد علی صاحب ″	″	۱۲۴	میان روڈا صاحب	″
۱۷	میان محمد شان صاحب	″	۵۳	میان محمد فاضل صاحب ″	″	۸۹	میان محمد علی صاحب ″	″	۱۲۵	میان چراغ صاحب	نوان پنڈ
۱۸	میان ہارون صاحب	″	۵۴	میان راجہ صاحب ″	″	۹۰	میان کرم الدین صاحب	چونیان	۱۲۶	خیر الدین صاحب	
۱۹	میان یونس صاحب	″	۵۵	مساۃ فاطمہ صاحبہ ″	″	۹۱	مساۃ نوران اہلیہ کرم الدین	″	۱۲۷	میان فضل قادر صاحب	فیض اللہ چک
۲۰	میان رحمت اللہ صاحب	″	۵۶	مساۃ حسین بی بی صاحبہ ″	″	۹۲	مساۃ احیائی بی بی بنت کرم الدین	″	۱۲۸	فرزند علی صاحب	
۲۱	میان آدم صاحب	″	۵۷	میان حبیب الرحمن صاحب ″	″	۹۳	مریم ″	″	۱۲۹	میان نور محمد صاحب	
۲۲	میان اسحق صاحب	″	۵۸	قاضی عبد الخالق صاحب ڈپٹی		۹۴	نورائی ″	″	۱۳۰	زوجہ نور محمد صاحب	
۲۳	میان علم خان صاحب	″	۵۹	انسپکٹر اصل باشندہ پشاور حال		۹۵	نورائن ″	″	۱۳۱	میان حاکم علی صاحب	
۲۴	میان سراج الدین صاحب	″	۶۰	سنجاوری (کوٹ بلوچستان)		۹۶	گل محمد ″	″	۱۳۲	زوجہ حاکم علی صاحب	
۲۵	میان عبد الغفور صاحب	″	۶۱	میان حافظ امیر خان (بازار مہاجان)	راولپنڈی	۹۷	دل محمد ″	″	۱۳۳	مساۃ فضل بی بی	
۲۶	میان ابوبکر صدیق صاحب	″	۶۲	میان سلطان محمد ″	″	۹۸	میان ابراہیم صاحب	″	۱۳۴	دختر حاکم علی صاحب	
۲۷	میان الیاس صاحب	″	۶۳	مساۃ کرم النسا زوجہ نبی بخش صاحب		۹۹	مساۃ بیگم اہلیہ ابراہیم صاحب	″	۱۳۵	عصمت دختر ″	
۲۸	میان محمد ابراہیم صاحب	″	۶۴	سررشتہ دار ضلع لاہور (چوک	متی)	۱۰۰	میان محمد صدیق	″	۱۳۶	میان برکت صاحب	
۲۹	میان صالح صاحب	″	۶۵	میان فضلدین (ملٹری ورکس)	راولپنڈی	۱۰۱	مساۃ حسن بی بی صاحبہ	″	۱۳۷	میان ابراہیم (ککوال)	
۳۰	میان زکریا صاحب	″	۶۶	میان جان محمد (تحصیل اجنالہ	امرتسر	۱۰۲	″ فاطمہ بی بی صاحبہ	″	۱۳۸	زوجہ رقیہ صاحبہ ″	
۳۱	میان نیک محمد صاحب	″	۶۷	میان بوٹا صاحب		۱۰۳	چودہری بوٹا نو مسلم (اتھین)	″	۱۳۹	سکینہ صاحبہ ″	
۳۲	میان صلاح دین صاحب	″	۶۸	میان محمد بخش صاحب		۱۰۴	مساۃ جیوان زوجہ بوٹا		۱۴۰	خدیجہ ″	
۳۳	میان عبد الکریم صاحب	″	۶۹	میان اسمعیل صاحب		۱۰۵	میان بوڑا صاحب		۱۴۱	میان کریم بخش صاحب	
۳۴	میان عبد اللہ جو کیدار	مانگا	۷۰	میان دل محمد صاحب		۱۰۶	رمضان صاحب		۱۴۲	زوجہ کریم بخش صاحب	

انوار الاسلام پریس قادیان دارالامان باہتمام منشی محمد افضل کے چھپکر شائع ہوا